از عدالتِ عظمیٰ

رگوبر دیال (متوفی)

بنام

سٹیٹ آف یو۔پی۔ و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 2 مئی 1995

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ، 1895:

دفعہ 3-اراضی-کاشت کاری کے لیے امداد-حدِ مقررہ کے رقبے کا حساب-زراعت کے لیے پٹہ پر دی گئی امداد-امداد یافتہ کو اراضی کا مالک قرار پایا گیا اور وہ 1960 کے "یو۔پی۔ اراضی کے مالکان پر حد مقررہ عائد کرنے کے قانون" کے دائرہ کار سے باہر نہیں تھا۔

یو۔پی۔ امپوزیشن آف سیلنگ آن لینڈ ہولڈنگز ایکٹ-'کا مالک'-کے معنی-کاشت کاری کے لیے سرکاری اراضی کا امداد یافتہ۔

دفعات 6 (ایچ) اور 9-استثنیٰ کی شق-حذف کرنا-اراضی کی حد مقررہ کے تعین سے پہلے نافذ ہونے والی ترمیم-دفعہ 9 کے تحت کسی نئے نوٹس کی ضرورت نہیں تھی۔

یو۔پی۔ زمینداری اراضی اصلاحات کا خاتمہ ایکٹ، 1950: دفعہ 133-اے کا اطلاق۔

اپیل کنندہ کو 11 جولائی 1956 کو گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ 1895 کے تحت کاشت کے لیے اراضی کے کچھ حصے دیے گئے تھے۔ امداد کی قیود کے تحت امداد یافتہ کو سالانہ پٹہ رقم ادا کرنی تھی اور اسے مقررہ مدت کے اندر ذاتی طور پر اراضی پر کاشت کرنا تھی۔ اراضی کو صرف کاشتکاری اور اس سے متعلق مقاصد کے لیے استعمال کیا جانا تھا۔ امداد یافتہ کو اپنی ملکیت سے الگ نہیں ہونا تھا۔ بعد میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

20 اکتوبر 1974 کو یو۔ پی۔ امپوزیشن آف سیلنگ آن لینڈ ہولڈ نگز ایکٹ 1960 کی دفعہ 10 (2) کے تحت جاری کردہ ایک نوٹس کے ذریعے مقررہ اتھارٹی نے اضافی اراضی کا تعین کیا جس میں اپیل کنندہ سے اضافی اراضی کو حوالے کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے اپیل کنندہ اتھارٹی اور سول جج کے سامنے اپیلیں دائر کیں جنہیں خارج کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے بھی ایکٹ کے تحت حکام کے احکامات کی تصدیق کی۔

اس عدالت میں اپیلوں میں اپیل گزاروں کے لیے یہ دلیل دی گئی تھی کہ (1) اضافی اراضی کا حساب لگانا غیر قانونی تھا کیونکہ گرانٹس ایکٹ کے تحت آنے والی اراضی کو 1960 کے ایکٹ کے عمل سے خارج کیا جانا تھا؛ (2) اضافی اراضی کا تعین کرنے کا نوٹس دائرہ اختیار سے باہر تھا کیونکہ کوئی نیا نوٹس نہیں تھا: 14 جنوری 1975 کو ترمیم ایکٹ کے ذریعے استثنیٰ کی شق 6 (ایچ) کو حذف کرنے کے بعد اپیل کنندہ کو دفعہ 9، سال 1960 ایکٹ کے تحت جاری کیا گیا تھا؛ اور (iii) سرکاری گرانٹ پٹہ نہیں ہے اور اس لیے دفعہ 3 (9)، سال 1960 ایکٹ لاگو نہیں تھا۔

اپیلوں کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. امداد کی تمہید میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ اراضی یو۔ پی۔ کرایہ داری ایکٹ XVII، سال 1939 کی دفعہ 3 (8) کے معنی میں کاشت کے بہتر طریقے بنانے کے لیے دی گئی تھی۔ اس طرح یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اگرچہ یہ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت دی گئی گرانٹ ہے، لیکن یہ بنیادی طور پر حکومت کی طرف سے اپیل کنندہ کو کاشت کے لیے دی گئی زرعی آراضی کا پٹہ ہے جو اس کے تحت موجود معاہدوں کے تابع ہے۔ پٹہ کے باقی رہنے کی مدت کے دوران، یہ دونوں فریقین میں سے کسی ایک کے نوٹس پر ختم کی جا سکتی ہے۔ اس کے مطابق، اپیل کنندہ 1960 کے ایکٹ کی دفعہ 3 (9) کے معنی میں زرعی اراضیوں کا مالک ہے۔

2. یہاں تک کہ بصورت دیگر گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ نے خود گرانٹ کے تحت آنے والی اراضیوں پر ایکٹ کے اطلاق کا تعین کیا۔ دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) فقرہ کو پس منظر اثر کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ مذکورہ فقرہ عمل سے یہ قانون واضح طور پر زرعی اراضیوں کے چھت کے رقبے کی گنتی کے مقصد کے لیے لاگو ہوتا ہے۔ اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کا مقصد یہ ہے کہ اس ایکٹ کے تحت امداد یافتہ بھی ایکٹ کے تحت مقرر کردہ حد سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس طرح، سرکاری اراضی کا کرایہ دار، اگرچہ اسے گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت گرانٹ حاصل تھی، لیکن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وہ ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر ہونے کا دعوی نہیں کر سکتا۔ لہذا، نیچے دیے گئے حکام اور عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ بالکل درست اور قانونی ہے۔

3. 1960 کے ایکٹ کے دفعہ 6 (ایچ) کو جنوری 1975 میں کی گئی ترمیم کے ذریعے حذف کر دیا گیا تھا لیکن اسے 1973 سے نافذ کر دیا گیا تھا۔ دفعہ 10 (2) کے تحت نوٹس 20 اکتوبر 1974 کو مقرر کردہ اتھارٹی کی طرف سے اپیل کنندہ کو جاری کیا گیا تھا اور اس طرح، ترمیم ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد۔ اراضی کے حدِ مقررہ کے تعین کی تاریخ تک یہ ترمیم نافذ ہو چکی تھی۔ لہذا، دفعہ 6 (ایچ) کے تحت دی گئی چھوٹ کو ختم کر دیا گیا۔ نتیجتاً، حدِ مقررہ کے رقبے کا تعین کرنے اور اضافی اراضی کا اعلان کرنے میں حکام کی طرف سے کیے گئے اقدامات ان کے اختیار اور دائرہ اختیار میں تھے۔

4. چونکہ یہ پٹہ خود حکومت کی طرف سے گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت دی گئی تھی، اس لیے یوپی زمین دار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 کی دفعہ 133-اے کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔[1099-جی]

ملخان سنگھ و دیگراں بنام ریاست یوپی و دیگراں، [1976] 2 ایس سی سی 268؛ بیرم جی جیجیھوئے (پی) لمیٹڈ بنام ریاست مہاراشٹر، [1964] 2 ایس سی آر 737؛ ریاست یو۔ پی۔ بنام ظہور احمد، [1974] 1 ایس۔ سی۔ آر۔ 344 اور بہاری لال ایکسپریس نیوز پیپرز (پی) لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا، [1986] 1 ایس۔ سی۔ سی۔ 132، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر ز 3012-14، سال 1979۔

ڈبلیو پی نمبر 3763، سال 1976 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 4.7.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس این سنگھ۔

جواب دہندگان کے لیے آر بی مشرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

متبادل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان تینوں اپیلوں کو ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جاتا ہے کیونکہ یہ الہ آباد عدالت عالیہ کے ذریعے ڈبلیو پی نمبر 79 / 3763 اور 4 جولائی 1979 کے بینچ میں دیے گئے مشترکہ فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اپیلوں کو نمٹانے کے لیے سی اے نمبر 79 / 3012 میں موجود حقائق کافی ہیں۔ 11 جولائی 1956 کو حکومت نے اپیل کنندہ کو وہاں کالونیوں کو آباد کرنے اور کاشت کے بہتر طریقوں پر اراضی پر کاشت کرنے کے لیے اراضی کے کچھ حصے دیے تھے، جو کہ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ 1895 کے تحت دی گئی امداد میں موجود قیود و ضوابط کے تابع ہیں یوپی کے لینڈ ہولڈنگز ایکٹ، 1960 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 10 (2) کے تحت، مقررہ اتھارٹی کی طرف سے 20 اکتوبر، 1974 کو نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ وہ حد مقررہ کے رقبے کے تعین کے لئے جمع کروائیں۔ اپیل ریٹرن کنندہ کے 4 دسمبر 1975 کو اٹھائے گئے اعتراضات کو مقرر کردہ اتھارٹی نے 28 فروری 1975 کی کارروائی کے ذریعے خارج کر دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کے پاس اضافی اراضی کے 94.بیگھا16 بسواہیں اور اسے چھوڑنے کے لیے کہا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے اپیل میں معاملہ اپیل کنندہ اتھارٹی کے پاس پہنچایا اور سول جج نے 2 جون 1976 کے فیصلے کے ذریعے اپیل کو خارج کر دیا۔ رٹ پٹیشنوں میں، جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، عدالت عالیہ نے ایکٹ کے تحت حکام کے احکامات کی تصدیق کی۔

اپیل گزار کے وکیل، شری راج کمار گپتا نے دلیل دی کہ جب امداد گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت دی گئی تھی، تو اس کی دفعہ 2 اور دفعہ 3 کے عمل کے ذریعے، گرانٹ ایکٹ کے تحت آنے والی اراضیوں کو ایکٹ کے عمل سے خارج کر دیا گیا تھا۔ لہذا، ایکٹ کے تحت مجاز اتھارٹی کے پاس نوٹس جاری کرنے اور اضافی اراضی کا تعین کرنے کا کوئی دائرہ اختیار یا اختیار نہیں ہے جس میں اپیل کنندہ سے اضافی اراضی کو حوالے کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہو۔ متبادل طور پر، یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کو دفعہ 9 کے تحت ریٹرن فائل کرنے کی ضرورت ہے۔ دفعہ 6 (ایچ) کو 14 جنوری 1975 کو ترمیم ایکٹ کے ذریعے حذف کر دیا گیا تھا۔ لہذا، اکتوبر 1974 میں جاری کیا گیا نوٹس دائرہ اختیار کے بغیر اور کالعدم ہے۔ دفعہ 9 کے تحت اپیل کنندہ کو اس میں مذکور استثنی کی شق کو حذف کرنے کے بعد کوئی نیا نوٹس جاری نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے اضافی اراضی کا حساب لگانا غیر قانونی ہے۔ اس کی حمایت میں، انہوں نے ملحان سنگھ و دیگراں بنام ریاست یوپی و دیگراں، 1976 (2) ایس سی سی 268 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پہلا سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کے زیر قبضہ اراضیوں کو ایکٹ کے دائرہ کار سے خارج کیا گیا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 3 (ڈی) میں ہولڈنگ کا مطلب کسی شخص کے زیر قبضہ زمین یا اراضی کو بھوئیمدھار، سردار، آسامی گاؤں سماج یا اتر پردیش زمین دار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 کے دفعہ 11 میں مذکور اسامی کے طور پر یا یوپی پٹہ داری ایکٹ، 1939 کے تحت پٹہ دار کے طور پر، ذیلی پٹہ دار کے علاوہ، یا سرکاری پٹہ دار کے طور پر، یا سرکاری پٹہ دار کے ذیلی پٹہ دار کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جہاں ذیلی پٹہ کی مدت پٹہ کی مدت کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اس کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یوپی پٹہ داری ایکٹ کے تحت پٹہ دار کے طور پر رکھی گئی اراضی، اراضیوں کے علاوہ ذیلی پٹہ دار کے طور پر، یا سرکاری پٹہ دار کے طور پر یا سرکاری پٹہ دار کے ذیلی پٹہ دار کے طور پر جہاں ذیلی پٹہ کی مدت پٹہ کی مدت کے ساتھ مشترکہ ہے، ایکٹ کے تحت آتی ہے۔ اپیل کنندہ دلیل یہ ہے کہ سرکاری گرانٹ پٹہ نہیں ہے اور اس لیے دفعہ 3(ڈی) لاگو نہیں ہے۔

ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ امداد کی تمہید میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ زمین یو۔پی۔ کرایہ داری ایکٹ XVII، سال 1939 کی دفعہ 3(8) کے معنی میں کاشت کے بہتر طریقے بنانے کے لیے دی گئی تھی۔ امداد اس میں مذکور قیود و ضوابط کے تابع تھی۔ شرائط، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ تھیں کہ اپیل کنندہ کو سالانہ پٹہ رقم ادا کرنی ہوگی اور اسے ذاتی طور پر اراضی پر کاشت کرنا ہوگی جیسا کہ شق (1) (اے) میں بیان کیا گیا ہے۔ عطیہ دہندہ شق (ب) میں مذکور مقررہ مدت کے اندر کاشتکاری شروع کرے گا اور وہ شق (ج) میں مذکور کالونیوں میں مستقل طور پر رہے گا۔ شق (2) میں ذکر کیا گیا ہے کہ امداد یافتہ اراضی کو صرف کاشت کے مقصد اور اس سے متعلقہ مقاصد کے لیے استعمال کرے گا اور کسی دوسرے مقصد کے لیے نہیں۔ امداد یافتہ اراضی کی ملکیت سے الگ نہیں ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں، اسے اراضی کو ذیلی پٹہ پر دینے سے منع کیا گیا ہے۔ شق (4) اس کی غیر جانبداری کا ذکر کرتی ہے۔ شق (5) اراضی کو ذیلی پٹہ کرنے، منتقل کرنے یا دوسری صورت میں الگ کرنے سے منع کرتی ہے۔ شق (5) میں کہا گیا ہے کہ کرایہ دار کرایہ ادا کرے گا اور اگر وہ ناکام ہو جاتا ہے تو نادہندہ رقم کو بقایاجات مالیہ کے طور پر سمجھا جائے گا اور اس سے وصولی کی جائے گی۔ شق (6) میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی وقت حکومت کو اراضی حوالے کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔ شق (7) حکومت کو پٹہ کا تعین کرنے کا پٹہ دیتی ہے جس صورت میں کرایہ دار کسی بھی بہتری کے لیے کسی معاوضے کا حقدار نہیں ہوگا جو اس نے اراضی کے فائدے کے لیے، کسی عمارت یا اس پر تعمیر کردہ ڈھانچے کے لیے کیا ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس طرح یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اگرچہ یہ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت دی گئی امداد ہے، لیکن یہ بنیادی طور پر حکومت کی طرف سے اپیل کنندہ کو کاشت کے لیے دی گئی زرعی آراضی کا پٹہ ہے جو اس کے تحت موجود معاہدوں کے تابع ہے، جن میں سے کچھ کا یہاں پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے دفعہ 105 میں لیز کی تعریف ایک مخصوص وقت کے لیے غیر منقولہ جائیداد سے مستفید ہونے کے حق کی منتقلی کے طور پر کی گئی ہے، ظاہر یا مضمر یا مستقل طور پر، ادا کی گئی یا وعدہ کی گئی قیمت یا رقم وغیرہ پر پٹہ کرتے ہوئے، منتقلی کے ذریعے منتقلی کرنے والے کو جو اس طرح کی قیود پر منتقلی کو قبول کرتا ہے۔ امداد اصل میں ہے، لہذا، پٹہ کے مادے کی مدت کے پٹہ کاشت کے بہتر طریقوں پر ذاتی کاشت کے لیے زرعی آراضی کا پٹہ ہے، جو دونوں طرف سے نوٹس پر ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مطابق، اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ 3 (ڈی) کے معنی میں زرعی اراضیوں کا مالک ہے۔

دوسری صورت میں بھی، ہم دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ نے خود گرانٹ کے تحت آنے والی اراضیوں پر ایکٹ کے اطلاق کا تعین کیا ہے۔ دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) فقرہ اس طرح پڑھتی ہے:

> " بشر طیکہ اس دفعہ کی کوئی بھی چیز جائیداد کے حصول، زمینی اصلاحات یا زرعی زمینوں پر حد مقررہ کے نفاذ یعنی یو پی ایکٹ 13، سال 1960 سے متعلق کسی قانون سازی کے اثر کو نہیں روکے گی، یا کبھی روکا نہیں سمجھا جائے گا۔

اسے پس منظر اثر کے ساتھ داخل کیا گیا تھا۔ اس طرح، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اگر موجودہ کو گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت زرعی زمینوں کی گرانٹ کے طور پر سمجھا جاتا ہے، تو ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) کی شرط کو نافذ کرتے ہوئے، یہ ایکٹ واضح طور پر زرعی زمینوں کی حد مقررہ کے رقبے کی گنتی کے مقصد کے لئے لاگو ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کا مقصد یہ تھا کہ اس ایکٹ کے تحت امداد یافتہ بھی ایکٹ کے تحت مقرر کردہ حد سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس طرح، سرکاری زمین کا کرایہ دار، اگرچہ اسے گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت گرانٹ حاصل تھی، لیکن وہ ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر ہونے کا دعوی نہیں کر سکتا۔

لہذا، ہم سمجھتے ہیں کہ نیچے کے حکام اور عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ بالکل درست اور قانونی ہے۔ فاضل وکیل کے ذریعے دیے گئے فیصلے اس معاملے کے حقائق پر لاگو نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہوتے۔ بیرم جی جیبھوئے (پی) لمیٹڈ بنام ریاست مہاراشٹر، [1964] 2 ایس سی آر 737 میں اس عدالت نے صفحہ 747 پر فیصلہ دیا کہ گرانٹ کو لیز کے طور پر نہیں مانا جا سکتا کیونکہ اس میں زمین سے مستفید ہونے کے حق کو ایک مدت کے لیے یا مستقل طور پر منتقل کرنے پر پٹہ کیا گیا ہے جس میں ادا کی گئی یا وعدہ کی گئی قیمت یا خدمات یا دیگر قیمتی چیزوں کو وقتاً فوقتاً یا مخصوص مواقع پر منتقلی کرنے والے کو پیش کیا جائے۔ اس صورت میں، چونکہ گرانٹ کسی معاہدے کے بغیر تھی، اس لیے یہ قرار دیا گیا کہ یہ کوئی نہیں بلکہ ایک گرانٹ تھی۔ لیکن، جیسا کہ دیکھا گیا ہے، یہاں دی گئی گرانٹ میں خاص طور پر اوپر بیان کردہ معاہدوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ اصل میں ایک پٹہ تھا، حالانکہ یہ گرانٹ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت دی گئی تھی۔

ریاست یوپی بنام ظہور احمد، [1974] 1 ایس سی آر 344 کا تناسب بھی اس معاملے میں حقائق پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ اس میں، ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی توضیعات کو امداد پر لاگو کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے دفعہ 3 کے نفاذ سے، ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی توضیعات کا اطلاق خارج ہو جاتا ہے اور اس لیے یہ قرار دیا گیا کہ گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت دی گئی گرانٹ کے لیے ایکٹ کی کوئی درخواست نہیں ہے۔ اسی طرح، بہاری لال ایکسپریس نیوز پیپرز (پی) لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا، ['1986] 1 ایس سی سی 132 کے معاملے کا کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ اس کا تناسب اسی اثر پر تھا۔

دفعہ 9 کے تحت ضرورت کے مطابق تازہ نوٹس جاری کرنے کی ضرورت کے حوالے سے، ہمارا خیال ہے کہ دلیل میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 6 (ایچ) کو جنوری 1975 میں بنائے گئے ایک ترمیم قانون کے ذریعے حذف کر دیا گیا تھا، لیکن اسے 1973 سے نافذ کر دیا گیا تھا۔ دفعہ 10 (2) کے تحت نوٹس 20 اکتوبر 1974 کو مقرر کردہ اتھارٹی کی طرف سے اپیل کنندہ کو جاری کیا گیا تھا اور اس طرح، ترمیم ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد۔ مزید بر آں، اس معاملے کے حقائق پر، تعمیل سے بجائے مادہ کی ایک ہے. اپیل کنندہ رضاکارانہ طور پر ریٹرن فائل کرنے میں ناکام رہا، اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 10 (2) کے تحت ریٹرن فائل کرنے کے لیے کہا گیا۔ چاہے واپسی رضاکارانہ طور پر دائر کی گئی ہو یا نہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جب اتھارٹی کے پاس دائرہ اختیار ہوتا ہے اور حدِ مقررہ کا رقبہ طے ہوتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ زمین کی حدِ مقررہ کے تعین کی تاریخ تک یہ ترمیم نافذ ہو چکی تھی۔ لہٰذا، دفعہ 6 (ایچ) کے تحت دی گئی چھوٹ کو ختم کر دیا گیا۔ نتیجتاً، حدِ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقررہ کے رقبے کا تعین کرنے اور اضافی زمین کا اعلان کرنے میں حکام کی طرف سے کیے گئے اقدامات ان کے اختیار اور دائرہ اختیار میں تھے۔

ملکان سنگھ کے، [1976] 2 ایس سی سی 268 کے تناسب کا اس معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اس صورت میں حقائق یہ تھے کہ مدت کار کا حامل جس کے پاس اضافی اراضی تھی وہ یو۔ پی۔ امپوزیشن آف سیلنگ آن لینڈ ہولڈنگز ایکٹ، 1960 کے تحت مقررہ وقت کے اندر اپنی ملکیت کے حوالے سے بیان جمع کرنے میں ناکام رہا۔ نتیجتاً، مقرر کردہ اتھارٹی نے اضافی اراضی کا تعین کرنے کا نوٹس جاری کیا۔ جواب میں، مدت کار رکھنے والے نے اعتراضات دائر کیے۔ درخواستوں میں سے ایک یہ تھی کہ اس کے خاندان میں 14 افراد تھے جن میں اس کے بیٹے، پوتے اور پوتیاں شامل تھے اور وہ سب گھر، چولہے اور جائیداد میں مشترکہ تھے، اور اس کے نتیجے میں، اس کے پاس کوئی اضافی رقبہ نہیں تھا۔ لہذا، زیر قبضہ کے مناسب حساب کا دعوی کرتے ہوئے علیحدہ ریٹرن فائل کرنے کے قابل بنانے کے لیے دوسرا نوٹس ضروری تھا۔ لہذا یہ تناسب اس معاملے میں حقائق پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ یو پی زمیندار ختم اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 کی دفعہ 133-اے کے تحت، اس ایکٹ کے تحت آنے والے پٹہ کو سرکاری پٹہ سمجھا جاتا تھا اور اپیل کنندگان اس سے متعلق پٹہ قیود وضوابط کے مطابق اسے رکھنے کے حقدار تھے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اس ایکٹ کو 1.7.1969 کے بعد نینی تال تک بڑھا دیا گیا تھا اور اس لیے جاری کیا گیا نوٹس بھی غیر قانونی ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ اس معاملے میں، چونکہ پٹہ خود حکومت کی طرف سے گورنمنٹ گرانٹس ایکٹ کے تحت دی گئی تھی، اس لیے دفعہ 133-اے کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔ لیکن حالات میں بغیر کسی لاگت کے۔

اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document